زادالمعاد فی هدی خیر العباد

مولانا اسداللہ اخندزادہ

''وہ کتابیں اپنے آباء کی.....'' کے عنوان کے تحت اسلام کے مراجع ومصادر اور مآخذ میں سے کسی ایک کتاب کا تعارف پیش کیا جاتا ہے، اس مرتبہ علامہ ابن قیم کی شہرۂ آفاق سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ''زادالمعاد فی هدی خیر العباد'' کا تعارف نذر قارئین ہے۔ —————— (مدیر)

کچھ مصنف کے بارے میں: زادالمعاد کے مصنف علامہ ابن قیم شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کے مایۂ ناز شاگرد اور ان کے علوم کے مرتّب وناشر تھے، وہ زندگی بھر اپنے استاد کے شریک حال اور آخری لحہ تک ان کے رفیق رہے، اور ان کے انتقال کے بعد بھی ان کے مسلک ومشرب پر قائم اور ان کی محبت وعقیدت میں سرشار رہے۔

ان کا نام محمد، ابوعبداللہ کنیت، شمس الدین، لقب، زرعی نسبت، والد کا نام ابوبکر ابن ایوب تھا، ۷ صفر ۶۹۱ھ میں زرع نامی بستی میں پیدا ہوئے جو دمشق سے ۵۵ میل کے فاصلے پر جنوب مشرق میں واقع ہے، وہاں سے دمشق منتقل ہوئے، وہیں عمر گذری اور وہیں مدفون ہوئے۔ ان کے والد مدرسہ جوزیہ کے مہتمم تھے، اس نسبت سے وہ ابن قیم الجوزیہ اور اختصاراً ابن القیم کہلاتے ہیں۔

علامہ ابن قیم نے اساتذۂ وقت سے حدیث کی سماعت کی اور مذہب حنبلی کی فقہ میں مہارت پیدا کی اور فتوے کا کام شروع کیا، ان کے اساتذہ میں سے الشہاب النابلسی العامر قاضی تقی الدین سلیمان، فاطمۃ بنت جوھر، عیسی بن مطعم اور ابوبکر بن عبدالدائم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پھر شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ کا دامن ایسا پکڑا کہ مرتے وقت تک ان سے جدا نہ ہوئے۔ علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں: ''ولما عاد ابن تيمية من مصر سنة (۷۱۲) لازمه إلى أن مات '' کہ جب حافظ ابن تیمیہ ۷۱۲ھ میں مصر سے واپس آئے تو حافظ ابن قیم نے ان کی ایسی صحبت اور رفاقت اختیار کی کہ انتقال تک ان کا ساتھ نہیں چھوڑا۔

حافظ ابن قیم کے علمی مقام اور مرتبہ کے متعلق ان کے باکمال اور نامور شاگرد حافظ ابن رجب لکھتے ہیں: كان عارفاً بالتفسير لايجارى فيه، وبأصول الدين، وإليه فيهما المنتهى، وبالحديث ومعانيه وفقهه، ودقائق الإستنباط منه، لايلحق فى ذلك، وبالفقه وأصوله، وبالعربية وله فيها اليدالطولى، وبعلم الكلام، وبكلام أهل التصوف وإشاراتهم ودقائقهم۔

یعنی تفسیر میں ان کی نظیر نہیں تھی، اصول دین میں بھی وہ درجہ کمال پر پہنچے ہوئے تھے، حدیث، فقہ حدیث اور دقائق کے استنباط میں ان کا کوئی ہمسر نظر نہیں آتا، فقہ اور اصول فقہ اور عربیت اور علم کلام میں بھی کمال حاصل تھا، علم السلوک اور اہل تصوف کے اشارات ودقائق پر بھی وسیع نظر تھی۔

ان کے زہد وعبادت کے متعلق علامہ ابن کثیر اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ حافظ ابن قیم بڑی محبت کے آدمی تھے، نہ کسی سے حسد رکھتے نہ کسی کو ایذا پہنچاتے اور نہ کسی میں عیب نکالتے۔ میں ان کا بڑا رفیق اور محبوب تھا، مجھے نہیں معلوم کہ ہمارے زمانے میں دنیا میں ان سے زیادہ کوئی عابد اور کثیر النوافل شخص تھا، وہ نماز بڑی طویل پڑھتے تھے اور رکوع وسجود بڑا طویل کرتے تھے، بعض اوقات ان کے احباب ان کو ملامت بھی کرتے، لیکن وہ عبادت میں اپنے اس طرز عمل کو ترک نہیں کرتے تھے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مجموعی حیثیت سے اپنے امور واحوال میں ان کی نظیر کم ہوگی۔

علماء کی ایک بڑی جماعت نے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کی زندگی میں اور ان کے انتقال کے بعد ان سے علم حاصل کیا اور استفادہ کیا، فضلائے عصر ان کی بڑی عزت کرتے تھے اور ان کے تلمذ کو شرف سمجھتے تھے، ان کے تلامذہ میں ابن عبدالہادی اور ابن رجب جیسے اکابر ہیں، قاضی برہان الدین زرعی کا ان کے متعلق مقولہ ہے: ''ما تحت أديم السماء أوسع منه علماً '' کہ اس وقت آسمان کے نیچے ان سے زیادہ وسیع العلم آدمی نظر نہیں آتا، قاضی برہان الدین زرعی آگے مزید لکھتے ہیں کہ حافظ ابن قیم نے عرصہ تک مدرسہ صدریہ میں درس دیا، جوزیہ کی امامت مدت تک ان کے سپرد رہی اور انھوں نے اپنے قلم سے بکثرت کتابیں لکھیں۔ عظیم اسلامی مفکر مولانا ابوالحسن علی ندویؒ ان کی تصنیفات کی خصوصیت کے بارے میں لکھتے ہیں: ''ان کی تصنیفات حسن ترتیب اور تالیفی سلیقہ میں اپنے شیخ حافظ ابن تیمیہ کی تصنیفات سے بھی ممتاز ہیں، اس کے علاوہ ان کی کتابوں میں تصوف کی حلاوت، عبارت کی سلاست، اور دل آویزی زیادہ پائی جاتی ہے، یہ غالباً ان کے مزاج کا نتیجہ ہے جس میں جلال سے زیادہ جمال ہے۔

اہم تصنیفات: ان کی تصنیفات کی فہرست طویل ہے۔ ان میں سے اہم کتابیں حسب ذیل ہیں: تهذيب سنن أبي داود، مدارج السالكين بين منازل إياك نعبد وإياك نستعين (یہ شیخ الاسلام عبداللہ انصاری کی منازل السائرین کی شرح ہے اور تصوف وسلوک کی بہترین کتابوں میں سے ہے) جلاء الافهام في الصلاة والسلام على خير الأنام، اعلام الموقعين عن رب العالمين، الكافية الشافية في الانتصار للفرقة الناجية، الصواعق المحرقة على الجهمية والمطلة، هادي الارواح إلى بلاد الأفراح، كتاب الداء والدواء، مفتاح دار السعادة، اجتماع الجيوش الاسلامية على غزو المعطلة والجهمية، عدة الصابرين وذخيرة الشاكرين، تحفة الودود بأحكام المولود، كتاب الروح، روضة المحبين ونزهة المشتاقين، إغاثة

اللهفان فی مکاید الشیطان۔

ابتلاء وآزمائش اور وفات: اپنے استاذ وشیخ کی طرح علامہ ابن قیم بھی ابتلاء وآزمائش اور مجاہدات کے منازل سے گذرے، آخری بار جب ان کے شیخ ابن تیمیہ قلعے میں قید کیے گئے تو وہ بھی محبوس ہوئے اور ان سے علیحدہ رکھے گئے، شیخ کے انتقال کے بعد ان کی رہائی ہوئی۔ ۲۳ رجب ۷۹۱ھ میں جمعرات کی رات کو انتقال ہوا، اگلے روز ظہر کی نماز کے بعد جامع مسجد میں نماز جنازہ پڑھی گئی اور الباب الصغیر کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔ رحمہ اللہ رحمة واسعة وأسكنه بحبوحة جنانه۔

زیر تبصرہ کتاب ''زادالمعاد فی هدی خیر العباد'' حافظ ابن قیم کی جلیل القدر اور شہرۂ آفاق تصنیف ہے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے زادالمعاد پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ ''کتاب بیک وقت سیرت، حدیث، فقہ، علم الکلام اور تصوف واحسان کی کتاب ہے، عمل واصلاح کے لیے احیاء العلوم کے بعد شاید کوئی ایسی جامع کتاب نہیں لکھی گئی، تحقیق واستناد اور کتاب وسنت سے مطابقت کے لحاظ سے اس کو احیاء العلوم پر بھی ترجیح حاصل ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے ایک ایسی کتاب کے لکھنے کا ارادہ کیا ہے جو بڑی حد تک دینیات کے کتب خانہ کی قائم مقامی کر سکے اور ایک مربّی ومرشد اور فقیہ ومحدّث کا کام دے سکے، جن لوگوں پر حدیث کا ذوق غالب رہا ہے اور جن کو سنن وادب نبوی کے اتباع کی حرص اور اہتمام رہا ہے، ان کو اس کتاب سے بڑا شغف رہا ہے اورانھوں نے اس کو اپنا چراغ راہ، رفیق طریق اور زادِ سفر سمجھا ہے۔''

کتاب کے شروع میں مصنف نے لکھا ہے ''وهذه كلمات يسيرة لايستغني عن معرفتها من له أدنى همة إلى معرفة نبيه صلى الله عليه وسلم وسيرته وهديه، اقتضاها الخاطر المكدود على عجره وبجره مع البضاعة المزجاة''...

''یہ چند مضامین ہیں جن کی واقفیت ہر اس شخص کے لیے ضروری ہے، جس کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت آپ کی سیرت اور آپ کے اخلاق وعادات سے واقف ہونے کا ذرا بھی اہتمام ہو، یہ ایسی حالت میں لکھے گئے ہیں کہ دل تھکا ہوا ہے اور علم کی پونجی قلیل ہے، اس کی تحریر کی نوبت قیام کے بجائے سفر میں پیش آئی، ایسی حالت میں کہ قلب منتشر و پراگندہ، دلجمعی مفقود کتابیں جن سے رجوع کیا جاسکے، ناپید اور ایسے اہل علم جن سے علمی استفادہ کیا جاسکے نایاب ہیں''۔

کتاب میں حدیث کے فنون واسانید اور رجال کی جو مفصل بحثیں سیرت وتاریخ کی جو جزئیات اور مسائل واحکام میں جو محدثانہ وفقیہانہ کلام ہے اس سے ایک عام قاری اور ناظر یہی اندازہ کرسکتا ہے کہ یہ کتاب ایک وسیع وعظیم الشان کتب خانہ میں بیٹھ کر تصنیف کی گئی ہے، لیکن مصنف کے کلام سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب حالت

سفر میں لکھی گئی ہے تو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اس کے مصنف علوم اسلامیہ بالخصوص حدیث وفقہ پر حیرت انگیز عبور حاصل تھا اور علوم دینیہ کا کتب خانہ ان کے سینے میں محفوظ تھا اور وہ اپنی قوتِ حفظ واستحضار میں محدثین متقدمین کی یادگار اور اپنے باکمال استاد کے صحیح جانشین ونمونہ تھے۔

کتاب میں مصنف کا طریقۂ کار: زادالمعاد کے سب سے بڑے مداح مفکر اسلام مولانا ابوالحسن ندوی نے کتاب میں مصنف کے طریقۂ کار کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے، ذیل میں ہم اس کا خلاصہ پیش کریں گے۔

حافظ ابن قیم نے اپنی اور اپنے شیخ کی عادت کے مطابق بکثرت فقہی ونحوی مسائل ونکات اور بعض وجدانی و ذوقی مسائل لکھ دیئے ہیں، اس کتاب میں انھوں نے سیرت کے عام معلومات اور ذات نبوی سے تعلق رکھنے والی تفصیلات وجزئیات جمع کردی ہیں اور اخلاق وشمائل، عادات ومعمولات کا اچھا ذخیرہ جمع کردیا ہے، اس کے بعد انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات، ہیئت صلاۃ اور اس کے سنن وآداب کی دقیق تفصیلات پیش کی ہیں جو ان کے وسیع ودقیق مطالعۂ حدیث کا خلاصہ اور ان کے علم کا نچوڑ ہے، اس سلسلے میں ان کا محدثانہ رنگ اور محققانہ طرز صاف جھلکتا ہے، اس ضمن میں اصول فقہ اور اصول حدیث کی بعض نازک بحثیں اور فن رجال کی بعض قیمتی معلومات بھی آگئی ہیں، کتاب کے یہ ابواب جو عبادات اور ارکان اربعہ سے متعلق ہیں محض کتاب الاحکام یا فقہ وخلافت کی کتاب بن کر نہیں رہ گئے ہیں، ان میں جابجا مصنف نے بڑے وجد انگیز اور ایمان آفرین ذوقی ووجدانی مضامین اور علمی نکات شامل کردیئے ہیں۔

مصنف نے اس کا بھی اہتمام کیا ہے کہ عبادات وارکان واحکام کے مسائل بیان کرنے سے پہلے ان کی حکمت اور ان کے اسرار وفوائد بھی بیان کردیں اور اس سلسلے میں انھوں نے بڑے جامع اور دل نشین طریقہ پر حکمت تشریع بیان کی ہے، اس کا ایک نمونہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

صوم کے متعلق لکھتے ہیں ''صیام (روزہ) سے مقصود نفس کا خواہشات نفسانی سے روکنا اور ان چیزوں سے روکنے کی عادت پیدا کرنا ہے جن کا انسان خوگر ہے اور جن سے وہ مانوس ہے اور اس کی قوت شہوانی میں اتنا اعتدال پیدا کردینا ہے جس سے اس کے اندر، ان چیزوں کے حصول کا جذبہ پیدا ہو جو اس کے لیے باعث سعادت اور عیش جاودانی کا سبب ہیں اور ان چیزوں کے قبول کرنے کا جن سے اس کی ترقی اور صفائی ہو اور جن میں اس کی حیات ابدی ہے، نیز بھوک اور پیاس کا مقابلہ کرنے کی قوت پیدا کرنا ہے، روزہ خالی معدوں کی یاد تازہ کرتا ہے اور بتلاتا ہے کہ ان مساکین اور فاقہ کشوں پر کیا گذرتی ہے جن کو معدوں کی آگ بجھانے اور اپنے جگر کو ٹھنڈا کرنے کے لیے سامان نصیب نہیں الخ''۔

اسی طرح آگے چل کر مصنف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی، بعوث اور مہمات تسلسل کے ساتھ پیش کیے ہیں، پھر وہ چونکہ حدث وسیرت پر بیک وقت نظر رکھتے ہیں اور مؤرخ سے زیادہ نقاد ومحدث ہیں، اس لیے ان کی کتاب کا یہ حصہ سیرت کی دوسری کتابوں پر فوقیت رکھتا ہے، اختلافی چیزوں میں ان کا قول قول فیصل کا حکم رکھتا ہے۔

مولانا ابوالحسن ندوی صاحب فرماتے ہیں کہ اس کتاب کا قابل تنقید پہلو صرف یہ ہے کہ اس میں سیرت، حدیث، فقہ، تاریخ، کلام، نحو وصرف اور تقریباً تمام علوم اسلامیہ مخلوط ہیں اور غالباً اس کتاب کی تالیف کے وقت ان پر ان کے شیخ کی نسبت غالب تھی۔

کتاب کے ایڈیشن: اس وقت، اس کتاب کا ہمارے سامنے ایک نسخہ ہے، جو شیخ شعیب الأرنوط اور شیخ عبدالقادر الأرنوط کی تحقیق وتعلیق کے ساتھ ہے، یہ نسخہ چھ جلدوں پر مشتمل ہے، محققین حضرات نے کتاب پر تحقیقی و تعلیقی کام کرتے ہوئے دو مخطوطہ نسخوں کو پیش نظر رکھا ہے۔ ❶ دارالکتب الظاھریہ میں محفوظ نسخہ جو تین جلدوں پر مشتمل ہے لیکن وہاں اس کی صرف دوسری اور تیسری جلد موجود ہے، دوسری جلد دوسو آٹھ (۲۰۸) اور تیسری جلد دوسو پینتالیس (۲۴۵) اوراق پر مشتمل ہے۔ ❷ یہ نسخہ بھی دارالکتب الظاھریہ میں محفوظ ہے اور چار جلدوں پر مشتمل ہے لیکن اس کی بھی صرف جلد چہارم موجود ہے جو ۲۶۸ اوراق پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب ہندوستان میں سب سے پہلے ۱۲۹۸ھ میں اور مصر سے ۱۳۲۴ھ میں شائع ہوئی۔ ہندوستانی ایڈیشن بڑے سائز کے ۷۹۳ صفحے اور مصری ایڈیشن باریک ٹائپ کے ۹۲۶ صفحات میں ختم ہوا ہے۔

محققین حضرات نے اس ایڈیشن میں جو تحقیقی و تعلیقی کام کیا ہے وہ درج ذیل ہے۔

❶ کتاب کے شروع میں ایک مختصر مقدمہ ہے، جس میں انھوں نے اپنی تحقیق وتعلیق کے مندرجات لکھے ہیں اور مختصراً حافظ ابن قیم کے حالات اور ان کی فقہی آراء اور مقتدات کی تفصیل بیان کی ہے، اس مقدمے میں اصل مخطوطہ نسخے کے چند نمونے بھی دیئے ہیں۔ مقدمہ کل ۳۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ ❷ کتاب کی تحقیق وتصحیح میں مندرجہ بالا دونوں نسخوں کو پیش نظر رکھا گیا ہے، کتاب میں موجود احادیث، آثار اور اقوال کی تحقیق کے لیے اصل مراجع کی طرف بھی رجوع کیا گیا ہے کیونکہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ مصنف نے کتاب سفر کی حالت میں لکھی ہے تو ظاہر بات ہے ایسی حالت میں کمی بیشی اور غلطی کا امکان ہوتا ہے، سابقہ ایڈیشنوں میں جو غلطیاں ہوگئی تھیں ان کی تصحیح تو کی گئی ہے لیکن اختصار کے پیش نظر ان کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا۔ ❸ تمام احادیث کی تخریج کی گئی ہے اور جو حدیث جس صحابی سے مروی ہے اس صحابی کا نام بھی ذکر کیا گیا ہے کیونکہ مصنف اکثر جگہ صرف روایت کے ذکر کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ ❹ **صحیحین** کے علاوہ باقی احادیث کی تخریج کے ساتھ ان کو اصول حدیث اور قواعد حدیث پر پرکھا گیا ہے اور ان کی صحت وضعف کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ ❺ مشکل اور غریب الفاظ کی تشریح اور مغلق وپیچیدہ عبارات کی مختصراً توضیح کی گئی ہے۔ ☆☆☆